DAY: Sunday DATE: 26 Oct, 2025

تحریم جاوید

NOA Test Series اسلامیات

## سوال نمبر 01

**نماز کے معنی اور اس کی مختلف اقسام کی وضاحت کریں۔ نیز نماز کے روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات بیان کریں۔**

**جواب:-**

اہم نکات۔

01- تعارف
02- اقامت صلوٰۃ کے معانی اور محامل
03- نماز کی فرضیت
04- قرآن و حدیث میں نماز کی تاکید
05- یادِ الٰہی کا ذریعہ
06- گناہوں سے حفاظت
07- مشغل (کلمہ) لستا
08- دعوتِ حق کی پہچان
09- بہترین واعظ

DAY:________ DATE:________


10- استقامت کا ذریعہ

11- حقیقی زندگی

12- اتحاد اور اتفاق کا ذریعہ

13- خلاصۂ بحث


## تعارف:

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ نماز کو تمام انبیاءؑ کی شریعت میں مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے۔ اس لئے تزکیۂ نفس اور مالک کی پہچان اسی کے ذریعے سے ہوسکتی ہے۔ تمام انسانوں کی فطرت میں ہے کہ وہ ضرور کسی نہ کسی کی عبادت کرتے ہیں۔ کوئی آگ پرست ہے تو کوئی بت پرست ہے۔

نماز انسان کو شیطان کے قبضہ جمالینے سے روکتی ہے۔ در حقیقت نمازوں کی حفاظت ہی ہے جو انسان کے دین پر قائم رہنے کی ضمانت ہے۔ نماز قائم کرنے کی وجہ سے لوگ اللہ کی یاد سے غافل نہیں رہتے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:-

"اور جو شخص (خدائے) رحمان کی یاد سے غافل ہوتا ہے ہم اس کے

لئے ایک شیطان مسلط
کر دیتے ہیں جو اس کا ساتھی
ہوتا ہے۔" —
(الزخرف: 36)

## اقامت و صلوٰۃ کے معانی و محامل:

نماز کے لئے صلوٰۃ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اس حوالے سے قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

**ترجمہ:**

"تو ضرور گرادی جاتیں راہبوں کی خانقاہیں، گرجے اور کلیسے اور مسجدیں۔" —

(الحج: 40)

اقامت و صلوٰۃ کے معنی یہ ہیں کہ نماز کی تمام شرائط، اس کے تمام فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات کے ساتھ ساتھ نماز کی تمام ظاہری حدود پوری کی جائیں۔ بندہ فقط اللہ کی طرف متوجہ ہو اور دورانِ نماز اسی کا ڈر اور خوف دامن گیر رہے۔ یہی نماز کی باطنی حدود ہیں اور اسی کا نام خشوع ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے،

DAY: ________ DATE: ________

ترجمہ:-

"وہ لوگ جو اپنی نمازیں خشوع سے پڑھتے ہیں"

(المومنون : 2)

## نماز کی فرضیت:-

علامہ سہیلیؒ لکھتے ہیں کہ امام ابو نعیم نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ:

"حضرت زید بن حارثہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آپؐ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو حضرت جبریلؑ آئے اور وضو کی تعلیم دی۔ حضرت جبریلؑ نے وضو کیا اور نبیؐ وضو کرتے دیکھتے رہے۔ پھر نبیؐ نے اسی طرح وضو کیا۔ پھر جبریلؑ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور نبیؐ نے ان کے اقتداء میں نماز پڑھی"

(الروض الانف، ج 1، ص 163)

اس طرح پہلی وحی کے ساتھ نماز کی ابتداء ہوگئی۔ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

"ایک جماعت نے یہ کہا ہے کہ شب معراج سے پہلے صرف ایک رات کی نماز فرض تھی

DAY: DATE:

اور اس میں کوئی تحریر نہیں
تھی۔"

کیوں کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:۔
"اے چادر لپیٹنے والے! رات کو نماز
میں قیام کریں مگر تھوڑی دیر آدھی
رات یا اس سے کچھ کم کردیں یا اس
پر کچھ بڑھادیں اور حسبِ عادت ٹھہر
ٹھہر کر قرآن پڑھیں۔"

(المزمل: 1-4)

## قرآن و حدیث میں نماز کی تاکید:۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:۔
"اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں میں
سے نہ ہو جاؤ"

(الروم: 31)

سورۃ المدثر میں نماز نہ پڑھنے کی وعید آئی ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

DAY: DATE:

ترجمہ:-

"(جنتی مجرموں سے سوال کریں گے)
تمہیں کس چیز نے دوزخ میں داخل
کیا؟ وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں
میں سے نہ تھے۔"

## نماز کے روحانی، اخلاقی و سماجی اثرات:

### ۱- یادِ الٰہی کا ذریعہ:

نماز کا ایک اہم اخلاقی اور روحانی اثر یہ ہے کہ نماز سے انسان اللہ کی یاد سے کبھی غافل نہیں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خطرے کی حالت میں بھی تاکید کی گئی ہے کہ پیدل یا سواری پر جس طرح ممکن ہو اس کو لازماً ادا کیا جائے۔ سورۃ بقرۃ میں یہ حقیقت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ:

ترجمہ:

"نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص اس
نماز کی جو (دن اور رات کی نمازوں کے)
درمیان میں آتی ہے اور سب کچھ چھوڑ
کر اللہ کے حضور میں نہایت ادب کے
ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اگر خطرے کا

موقع ہو تو پیدل یا سواری پر
جس طرح چاہے پڑھ لو۔ لیکن جب
امن ہو جائے تو اللہ کو اسی طریقے
سے یاد کرو جو تمہیں اس نے سکھایا
ہے جسے تم نہیں جانتے تھے۔ "—

سورۃ عنکبوت میں اس سے واضح تر الفاظ میں فرمایا ہے:

**ترجمہ:-**

—" اور نماز کا اہتمام کرو اس لئے کہ نماز بے حیائی اور برائی کی باتوں سے روکتی ہے۔ "—

(العنکبوت: 45)

## 02- گناہوں سے حفاظت:

نماز کا دوسرا اخلاقی اور روحانی اثر یہ ہے کہ نماز گناہوں کو مٹاتی ہے۔ بندہ جب صحیح شعور کے ساتھ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے عہد کی تجدید کرتا ہے کہ وہ اس کی نافرمانی نہیں کرے گا

DAY: DATE:

اس نتیجے میں وہ ایک نماز سے دوسری نماز تک کی لغزشوں پر لازماً شرمندگی محسوس کرتا ہے اور ان سے بچنے کے لئے ایک نئے ارادے کے ساتھ زندگی کی مصروفیتوں کی طرف لوٹتا ہے۔

03- مشکل کشا -

نماز کا تیسرا اثر یہ ہے کہ نماز میں ہمیں اپنی ہر مشکل کا حل ملتا ہے۔ یہود کو جب (اللہ تعالیٰ) قرآن نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا عہد ازسرِنو استوار کرنے کی دعوت دی تو ذمہ داریوں کو اٹھانے کے لئے نماز سے ہی مدد چاہی۔

چنانچہ فرمایا:

ترجمہ:

"ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ بےشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

(البقرۃ - 153)

04- دعوتِ حق کی پہچان:-

نماز کا چوتھا اخلاقی اثر یہ ہے کہ نماز دعوتِ حق کی پہچان ہے۔ قرآن نے بتایا ہے کہ اس کے نزدیک مصلحین وہی ہیں جو کتاب الٰہی کو پوری

DAY: DATE:

مضبوطی کے ساتھ تھامتے اور نماز کا اہتمام کرتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

"اور جو اللہ کی کتاب کو مضبوطی کے ساتھ تھامے ہوئے ہیں اور جنہوں نے نماز قائم کر رکھی ہے (وہی اصلاح کرنے والے ہیں، اور) اِن اصلاح کرنے والوں کو اجر ہم کبھی ضائع نہ کریں گے"

(الاعراف: ١٦٥)

05- حقیقی زندگی:-

نماز ہی حقیقی زندگی ہے۔ انبیاء کرام جو دعوت لے کر آتے ہیں اس کو قرآن میں زندگی سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ترجمہ:-

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت پر لبیک کہو جب کہ رسول ﷺ تمہیں اس چیز کی طرف بلاتے ہیں جس میں تمہارے لئے زندگی ہے۔"

(الانفال: ٢٤)

DAY:

DATE:

انسان اگر اس حقیقت کو پالے تو وہ اپنے شب و روز میں نماز کے لئے اسی طرح سے بے تاب رہے جس طرح وہ صبح شام کھانے پینے کا منتظر رہتا ہے۔

**خلاصۂ بحث:**

نماز کے درج بالا اثرات سے واضح ہوتا ہے کہ نماز صرف انفرادی نوعیت کے کرنے کا کام نہیں ہے بلکہ دین کا تقاضا یہ ہے کہ اجتماعی طور پر نماز کا باقاعدہ نظام قائم کیا جائے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نماز کے حقیقی مقاصد سے نہ صرف آگاہی حاصل کی جائے بلکہ اس کو انفرادی اور اجتماعی زندگی کا حصہ بنایا جائے۔

DAY: ________ DATE: ________

# سوال # 02

## حضرت محمدؐ کی سیرت کی روشنی میں ماہر حکمت عملی کی خصوصیات کو دلائل کے ساتھ بیان کریں۔

## جواب:-

### اہم نکات:

01- تعارف
02- حضرت محمدؐ کے جنگی اصول
03- جدید جنگی صفات
04- آپؐ کی جنگی حکمتِ عملی۔
05- حضرت محمدؐ کا طریقۂ جنگ
06- خلاصۂ بحث۔

### تعارف:-

حضورؐ دنیا کے جرنیلوں میں سب سے بڑے جرنیل تھے۔ آپؐ کے صبر، قوتِ ارادی، جنگی مہارت

DAY: ________ DATE: ________

ماتحتوں سے ہمدردی جیسے اوصاف سپہ گری آپ کو باقی جرنیلوں پر فائق کرتے ہیں۔ آپ کے غزوات کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ اس میں بہت کم تعداد میں انسانی جانوں کا ضیاع ہوا۔ صرف 1018 افراد قتل ہوئے جن میں مسلمانوں کی تعداد صرف 295 تھی۔ جب کہ جنگِ عظیم اول اور دوم میں کروڑوں لوگ لقمۂ اجل بنے۔

## حضرت محمدؐ کے جنگی اصول:-

آپؐ کے جنگی اصولوں اور حکمتِ عملی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپؐ نے انتہائی نامساعد حالات اور فوجی طاقت وقوت کی قلت کے باوجود دشمن کی کثیر تعداد پر غلبہ پایا۔ آپؐ دشمن کی ہر حرکت اور سرگرمی پر نظر رکھتے تھے۔ جہاں تک جنگ کا تعلق تھا آپؐ آغاز مدافعانہ کاروائی سے کرتے مگر آپؐ مکمل دفاع کے ہرگز قائل نہیں تھے۔ ذیل میں آپؐ کے جنگی اصولوں کو درج کیا جاتا ہے:

DAY: ______ DATE: ______

01 - صلح کرنے اور جنگ ختم کرنے کی تلقین:

آپؐ نے یہ تعلیم دی کہ دشمن اگر صلح کرنا چاہے تو کرلینی چاہیئے۔ قرآنِ مجید میں ہے۔

ترجمہ:-

"اگر وہ صلح کی طرف راغب ہوں تو آپ بھی صلح کرلیں۔"

(القرآن)

چنانچہ جب کبھی دشمن نے صلح کی خواہش کی آپؐ راضی ہو گئے۔

02 غیر اہلِ قتال کے حقوق:

غیر اہلِ قتال وہ ہیں جو عملاً جنگ میں حصہ نہیں لے سکتے یا عموماً نہیں لیا کرتے مثلاً بچے، بوڑھے، خانقاہ، زخمی، بیمار اور ایسے ہی بے ضرر لوگ۔

ایک مرتبہ میدانِ جنگ میں رسول اللہؐ نے ایک عورت کی لاش پڑی دیکھی تو ناراض ہو کر فرمایا یہ تو لڑنے والوں میں سے نہ تھی پھر اپنے سپہ سالار خالد بن ولید کو کہلا بھیجا

عورت اور مزدور کو ہرگز قتل نہ کرو۔

DAY: DATE:

03- اہلِ قتال کے حقوق:

سیرتِ نبیؐ سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ قتال وہ ہیں جن پر تلوار اٹھانا جائز ہے۔ اس کے لئے بھی کچھ حدود ہیں جن کی پابندی ضروری ہے۔ جن میں چند ایک درج ذیل ہیں:

- آگ سے جلانے کی ممانعت
- غفلت میں حملہ کرنے سے پرہیز
- لوٹ مار کی ممانعت
- تباہ کاری کی ممانعت
- قتلِ اسیر کی ممانعت
- قتلِ سفیر کی ممانعت
- بدعہدی کی ممانعت
- وحشیانہ اعمال کے خلاف عام ہدایات:
- بدنظمی اور انتشار کی ممانعت

جدید جنگی صفات:-

عصرِ حاضر میں جرنیل کے لئے کئی صفات بیان کی گئی ہیں۔ ماہرین نے چند ایسی صفات کا تذکرہ کیا ہے جن کے بغیر کوئی شخصیت جنگی قیادت

کے بلند مقام پر فائز نہیں ہو سکتی۔

1 جنگ میں جدید حکمتِ عملی۔
2 دشمن کی ناکہ بندی اور اقتصادی دباؤ
3 جنگی مہارتوں سے آگاہی
4 جسمانی اعتبار سے مضبوط
5 پختہ ارادہ ہونا۔

## آپؐ کی جنگی حکمتِ عملی:-

ضبط، انتظام، تدبر، قوتِ ارادی کی پختگی اور فنونِ جنگ کی مہارت کامل کے علاوہ سب سے آخری صفت جس کا ایک جرنیل میں پایا جانا بہت ضروری ہے وہ اس کی حکمتِ عملی ہے۔ کسی جرنیل کی حکمتِ عملی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ وہ کم سے کم خونریزی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ملک فتح کرے۔ سیرتِ رسولؐ میں اس حوالے سے کئی مثالیں ملتی ہیں۔ مثلاً:
اگر آپؐ صلح حدیبیہ کے موقع پر صلح نہ کرتے تو لڑائی میں خون کی ندیاں بہہ جاتیں۔

حقوق:
ؐ سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ قتال
ر تلوار اٹھانا جائز ہے۔ اس کے
حدود ہیں جن کی پابندی ضروری
ں چند ایک درج ذیل ہیں:

ں ممانعت
کرنے سے پرہیز
نت
مانعت
انعت
نعت

ے خلاف عام ہدایات:
ممانعت

کے لئے کئی صفات بیان
ے چند ایسی صفات کا تذکرہ
ی شخصیت جنگی قیادت

DAY: ________ DATE: ________

مگر آپ ﷺ نے اس موقعہ پر بھی اسی حکمت عملی سے کام لیا۔ جس سے لاکھوں جانیں بچ گئیں۔
بقول عابد نظامی:

سرکار کے صدقے میں بنے قائع عالم
تھا کام جنہیں شب و روز بنتِ عنب سے
تاجِ جم و قیصر ہیں میرے پاؤں کے نیچے
حاصل مجھے پابوسی سرکار ہے جب سے

## حضرت محمد ﷺ کا طریقۂ جنگ:-

زمانۂ جاہلیت کی جنگوں میں عموماً طور پر فوج میں صف بندی نہیں کی جاتی تھی۔ آپ ﷺ نے فوج کے اندر صف بندی کا طریقہ متعارف کروایا۔ نبوی طریقہ کے مطابق اسلامی فوج کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

..... مقدمہ (Front) .....

میمنہ (Right) ...... قلب (Middle) ..... میسرہ (Left)

..... ساقہ (Back) .....

DAY: DATE:

اسلامی افواج کی تقسیم کچھ یوں تھی :

- پیدل فوج
- سوار فوج
- تیر انداز دستے
- اصحاب رسد
- محافظ فوج

**خلاصۂ بحث :-**

تاریخ کے صفحات گواہ ہیں کہ حضورؐ کے زمانہ میں جس قدر جنگیں ہوئیں ان میں مسلمانوں کے کل 295 آدمی شہید ہوئے، ایک قیدی اور صرف 127 زخمی ہوئے۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے مسلمان بے سرو سامان ہونے کے بعد بھی محض آپؐ جیسے عظیم جرنیل کی قیادت میں محفوظ رہے۔ اگر اقوام متحدہ مشترکہ طور پر رسالت مآبؐ کے جنگی اصولوں کو نافذ کرے تو دنیا کم سے کم نقصان کے ساتھ امن کی دولت حاصل کر سکتی ہے۔